ڈینگی بخار

ڈاکٹر سید حماد نذیر
کنسلٹنٹ انفیکشس ڈزیز، شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال

پنجاب سمیت پاکستان کے دیگر علاقوں میں آج کل ڈینگی بخار کی شکایت عام ہو رہی ہے۔ بدقسمتی سے اس کی وجہ مناسب آگاہی اور حفاظتی تدابیر کا نہ ہونا ہے اور ایک عام سی بیماری مہلک اور خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دراصل ڈینگی ایک انفیکشن ہے جو ایک خاص وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بیماری ایک مخصوص مادہ مچھر کے کاٹنے سے پھیلتی ہے جس کی ٹانگیں عام مچھروں کی نسبت ذرا لمبی ہوتی ہیں۔ کسی متاثرہ شخص کو کاٹنے سے یہ وائرس اس مچھر میں آجاتا ہے اور اس کے بعد اگر یہ مچھر کسی دوسرے شخص کو کاٹ لے تو یہ وائرس اس میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ڈینگی بخار عموماً ان لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے جن کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے۔

چار مختلف اقسام کے وائرس انسانوں میں ڈینگی بخار کا باعث بنتے ہیں۔ ایک قسم کے وائرس کا حملہ صرف ایک بار ہی ہو سکتا ہے۔ دوسری مرتبہ ڈینگی بخار دوسری قسم کے وائرس سے ہو سکتا ہے اور یوں زندگی میں کسی بھی شخص کو زیادہ سے زیادہ چار مرتبہ یہ عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔

ڈینگی بخار کا دوسرا نام بریک بون فیور (Break Bone Fever) بھی ہے۔ اسے یہ نام اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس بخار کے دوران ہڈیوں اور پٹھوں میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور یہ مرحلہ کافی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہ بیماری گرم اور نیم گرم علاقوں میں پائی جاتی ہے اور دنیا بھر میں دس کروڑ سے زائد افراد ہر سال اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ تاہم بروقت علاج سے اس مرض سے صحت یابی کا تناسب بہت زیادہ ہے اور 99 فیصد مریض اس سے مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ یعنی ایک فیصد سے بھی کم لوگوں میں یہ مہلک شکل اختیار کرتا ہے۔

دیگر مچھروں کے برعکس ڈینگی بخار کا باعث بننے والا مچھر بڑا صفائی پسند ہوتا ہے اور گندے پانی کے جوہڑوں اور تالابوں کے بجائے یہ مچھر گھریلو واٹر ٹینکوں کے قرب و جوار، صاف پانی سے بھرے برتنوں، پودوں کے گملوں، غسلخانوں اور بارش کے صاف پانی میں تقریباً سارا سال ہی پلتا رہتا ہے۔ تاہم برسات کے موسم میں تیزی سے افزائش نسل کرتا ہے۔ عموماً یہ مچھر طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کیونکہ مچھر دن کے کسی بھی حصے میں کاٹ سکتے ہیں۔ وائرس زدہ مچھر کے صرف ایک ہی بار کاٹنے سے یہ بیماری انسان میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہاں اس بات کو بھی سمجھنا ضروری ہے کہ یہ بیماری براہ راست ایک شخص سے دوسرے شخص (from person to person) کو منتقل نہیں ہوتی بلکہ مخصوص مچھر ہی اس کے انتقال کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ڈینگی سے متاثرہ مریض سے علیحدہ ہونے کی بجائے مچھروں کا کنٹرول ضروری ہے۔ بعض اوقات جو مریض کو علیحدہ رکھا جاتا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ متاثرہ شخص کو کاٹ کر مچھر مزید بیماری پھیلانے کا باعث نہ بنیں۔

وائرس کو لے جانے والے مچھر کے کاٹنے کے چار سے سات روز کے اندر ڈینگی کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ ان علامات میں تیز بخار، سردی کا لگنا، جسم میں شدید درد اور کمزوری، بیماری کے پہلے گھنٹے کے دوران ٹانگوں اور جوڑوں میں شدید درد، سر درد اور بعض مریضوں میں آنکھوں کے پیچھے شدید درد، منہ کا ذائقہ کڑوا ہونا، رفتار قلب میں کمی، چہرہ کا سرخ ہو جانا یا ہلکے گلابی رنگ کے دانوں سے بھر جانا جو کچھ عرصہ بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ ڈینگی بخار کی یہ علامات دو تا چار دن رہنے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ مریض کو پسینہ زیادہ آتا ہے اور نارمل محسوس کرنے لگتا ہے مگر بہتری کی یہ حالت تقریباً ایک دن رہتی ہے جس کے بعد بخار دوبارہ تیزی سے چڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی جسم پر باریک دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس بار چہرہ محفوظ رہتا ہے البتہ ہتھیلیاں اور مسوڑھے سوج کر سرخ ہو جاتے ہیں۔

ڈینگی بخار کی شدید شکل جو بہت خطرناک اور جان لیوا ہوسکتی ہے اسے ڈینگی ہیمریجک فیور(Dengue Hemorragic Fever) کہتے ہیں۔اس

سے دس سال کی عمر تک کے بچے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔اس کی نمایاں علامات میں آنکھوں کے پیچھے شدید درد، پیٹ درد اور جسم کے مختلف حصوں (دانتوں، مسوڑھوں، ناک اور مقعد) سے خون رسنا ہیں۔خون کی باریک نالیوں سے خون رسنے لگتا ہے۔خون میں platelet ذرات کی مقدار خطرناک حد تک کم ہو سکتی ہے۔خون کی نالیوں سے Leakage ہونے سے ان میں موجود پانی نالیوں سے باہر رستا ہے جس سے خون کے دباؤ میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔اس حالت کو Dengue Shock Syndrom کہا جاتا ہے جو کہ موت کا باعث بھی بن سکتا ہے البتہ اس کی شرح بہت کم ہے۔ایسی حالت میں مریض کو انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے اور آکسیجن لگانے یا خون کی ضرورت پڑتی ہے۔

ڈینگی بخار کی تشخیص دو طریقوں سے ہوتی ہے۔مریض کی علامات سے اور لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے۔ابتداء میں اس کا انحصار علامات پر ہوتا ہے جیسے بخار، جلد پر سرخ دھبے بننا، جسم میں درد اور آنکھوں کے پیچھے درد وغیرہ۔خون کے ٹیسٹ میں platelets کی تعداد میں کمی ہوتی ہے۔دوسری قسم کے ٹیسٹ میں ڈینگی کے خلاف خون میں اینٹی باڈیز کی شناخت کرنا ہے۔سب سے زیادہ کیا جانے والا ٹیسٹ Dengue IgM کہلاتا ہے۔یہ ٹیسٹ اگر ابتدائی علامات میں کروالیا جائے تو Negative بھی ہوسکتا ہے کیونکہ عام طور پر اس اینٹی باڈی کو جسم میں بننے اور شناخت کرنے میں چار سے پانچ دن لگتے ہیں۔

اس بیماری کے علاج کیلئے مریض کو supportive therapy دی جاتی ہے۔اس سے کہا جاتا ہے کہ پانی اور دوسرے مشروبات کا استعمال زیادہ سے زیادہ کرے۔Paracetamol کی ضرورت پڑتی ہے۔اگر مریض زیادہ کھا پی نہ رہا ہو تو Drip لگانے چاہئے۔اگر platelets بہت کم ہو جائیں جس سے خون جاری ہونے کا احتمال ہو تو اس صورت میں platelets کی Drip لگانا ضروری ہو جاتا ہے۔مریض کو مسلسل زیر نگرانی رکھ کر اس کے خون کے دباؤ، درجہ حرارت اور خون کے نظام کو نارمل رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور مریض کو دوا لگی مچھر دانی میں رکھنا چاہیے۔شوکت خانم میموریل ہسپتال اور ریسرچ سنٹر میں اس مرض کی تشخیصی سہولیات علاج اور ڈاکٹر سے مل کر مشورہ کی سہولت موجود ہے، عوام الناس جس سے مستفید ہوسکتے ہیں۔

پرہیز علاج سے یقیناً بہتر ہوتا ہے اور ڈینگی بخار کے پھیلاؤ کو روکنے اور اس سے بچاؤ تب ہی ممکن ہے جب ہم اس کے مخصوص مچھر کو پھلنے پھولنے سے روک دیں۔سب سے اہم بات ایسی جگہوں پر سپرے ہے جہاں مچھر پیدا ہوتے ہیں۔اسی طرح کھڑے پانی کو نکالنے کا انتظام کیا جائے۔مچھر دانی کا استعمال کیا جائے، گھروں میں گملوں کا پانی روزانہ تبدیل کیا جائے اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ڈینگی کی علامات ظاہر ہونے پر فوری طور پر مستند معالج سے رابطہ کیا جائے۔

اگر ہم اپنے اردگرد ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں تو اس سے نہ صرف ہم ڈینگی بخار بلکہ بہت سی دیگر بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔خدانخواستہ اگر ڈینگی بخار کی تشخیص ہو جائے تو گھبرانے کی بجائے مناسب اور بروقت علاج احتیاط اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہیئں۔اس طرح ہم باآسانی اس مرض کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔